شیعہ سُنّی اختلافات

حقائق کے آئینہ میں

ازافادات

قائد اہل سُنّت مولانا محمّد منظور نعمانی مدظلّہ

DifaAhleSunnat.com

Email: difaahlesunnat@gmail.com

کیا شیعہ سُنّی اتحاد ازروئے شریعت جائز ہے؟

''شیعہ سُنّی بھائی بھائی''

ایک تحقیقی جائزہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیعوں کے کفریہ عقائد اور ان کی تکفیر کے بارے میں چند شبہات کا ازالہ

یہ بات عام طور پر کہی جاتی ہے کہ چودہ سو سال سے شیعہ اسلامی فرقوں میں شمار ہوتے آئے ہیں۔ اب انہیں کیونکر کافر قرار دیا جاسکتا ہے؟

اس اہم مسئلہ کی وضاحت مولانا منظور نعمانی صاحب مدظلہ نے اپنی کتاب ''ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت'' اور بعد میں اپنے مضمون (ماہنامہ ''الفرقان''، لکھنؤ اگست ۱۹۸۵ء) میں نہایت تفصیل کے ساتھ کی ہے۔ یہاں اس کا خلاصہ کچھ ترمیم و اضافہ کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے تاکہ قارئین کرام شیعیت کی حقیقت اور شیعی ذہنیت سے آگاہ ہو کر ان کے دجل و فریب سے بچ سکیں۔

دو اہم نکات:۔ (۱) بانی ایرانی انقلاب کے تقدس و عظمت کا پروپیگنڈہ اور اس پروپیگنڈے کی طاقت و تاثر: موجودہ ایرانی حکومت اپنے سفارت خانوں اور ایجنٹوں کے ذریعے خمینی کی شخصیت اور اس کے برپا کردہ انقلاب کی ''اسلامیت'' کو ثابت کرنے کے لئے اور اسی سلسلہ میں ''وحدت اسلامی'' اور ''شیعہ سنی اتحاد'' کی دعوت کو عام کرنے کے لئے ملک کی دولت پانی کی طرح بہا رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے کانفرنسوں پر کانفرنسیں بلائی جارہی ہیں اور مختلف زبانوں میں کتابوں، کتابچوں، پمفلٹوں اور رسائل اور رسائل و اخبارات کا ایک سیلاب جاری ہے اور عالم اسلام کے لئے بے ضمیر دانشوروں، صحافیوں اور علماء و مشائخ کو خریدنے کے لیے گویا حکومتی خزانے کا منہ کھول دیا گیا ہے۔ حالانکہ شیعہ مذہب کا ماخذ نہ تو قرآن ہے نہ حدیث۔ نہ اس مذہب کا اللہ سے کوئی تعلق ہے نہ رسولؐ سے واسطہ!

(۲) شیعہ مذہب سے علماء اہل سنت کی ناواقفی اور ناواقفیت کی وجہ سے مذہب شیعہ کی خاص تعلیم کتمان اور تقیہ: کتمان کے معنی چھپانے اور ظاہر نہ کرنے کے ہیں اور تقیہ کا مطلب ہے اپنے قول یا عمل سے اصل حقیقت اور واقعہ کے خلاف ظاہر کرنا اور اس طرح دوسرے کو دھوکے میں مبتلا کرنا۔

مذہب شیعہ کی اس تعلیم کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک پریس کے ذریعے عربی فارسی کی دینی کتابوں کی طباعت کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا اور ہاتھ ہی سے کتابیں لکھی جاتی تھیں۔ علماء اہل سنت عام طور سے مذہب شیعہ سے ناواقف رہے کیونکہ وہ کتابیں صرف خاص خاص شیعہ علماء ہی کے پاس ہوتی تھیں اور وہ کسی غیر شیعہ کو ان کی ہوا بھی نہیں لگنے دیتے تھے۔ بعد میں جب دینی مذہبی کتابیں پریس کے ذریعے چھپنے لگیں اور مذہب شیعہ کی یہ کتابیں بھی چھپ گئیں۔ تب بھی ہمارے علماء کرام نے ان کے مطالعہ کی طرف توجہ نہیں کی۔ سوائے گنتی کے چند حضرات کے، اور جب علماء کا یہ حال رہا تو ہمارے عوام کا کیا ذکر اور کسی سے کیا شکایت!

اس عام ناواقفیت کے سبب عوام الناس کا خمینی اور ایرانی انقلاب سے متاثر ہونا ایک فطری بات ہے کیونکہ وہ شیعیت کے بنیادی خدوخال سے آگاہ نہ تھے۔

اسلام میں شیعیت کا آغاز

شیعیت، اسلام کے اندر سے تخریب کاری اور مسلمانوں میں اختلاف و انتشار پیدا کرنے کے لئے یہودیت و مجوسیت کی مشترکہ کاوش سے اس وقت وجود میں آئی تھی جب یہ دونوں قوتیں طاقت کے بل بوتے پر اسلام کی برق رفتاری سے پھیلتی ہوئی دعوت کو روکنے میں ناکام رہی تھیں اور اسی لیے شیعیت کا تانا بانا پولوس کی تصنیف کردہ مسیحیت کے تانے بانے سے بہت کچھ ملتا ہے جس نے عیسائی بن کر اندر سے عیسائیت کی تحریف اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لائے ہوئے

دین حق کی تخریب کی کامیاب کوشش کی تھی۔جس کا نتیجہ موجودہ عیسائی مذہب ہے۔

شیعہ مذہب کا اساسی و بنیادی عقیدہ امامت ہے۔منصب امامت کی غرض وغایت' ائمہ (بارہ اماموں) کا درجہ اوران کے اختیارات کا طول وعرض نیچے پیش کیا جارہا ہے۔جس کا حاصل یہ ہے کہ منصب امامت الوہیت ونبوت کا ایک مرکب ہےاوراس منصب کے حامل ائمہ خداوندی صفات واختیارات اورمقام نبوت دونوں کے جامع ہیں۔یعنی عقیدہ امامت کی زد براہ راست عقیدہ توحیداورعقیدہ ختم نبوت پر پڑتی ہے۔پھر شیعہ مذہب کے چنداورعقائد ومسائل ایسے ہیں جیسے عقیدہ بداء(خدا سے بھول چوک کا ہوجانا)عقیدہ رجعت وغیرہ جوفی الحقیقت عقیدہ امامت ہی کے لازمی نتائج میں سے ہیں جن میں سرفہرست قرآن میں تحریف کا عقیدہ اورتمام صحابہ کرام' ازواج مطہرات اور بالخصوص خلفائے ثلاثہ کے بارے میں سب وشتم ہی نہیں ان کو منافق' کافر' زندیق اورمرتد قرار دینے والی وہ خون کھولا دینے والی شیعی روایات ہیں جنہیں کوئی بھی مسلمان برداشت نہیں کرسکتا۔ان کے علاوہ بعض شرمناک مسائل اورمتعہ کا بیان ہے۔

شیعہ مذہب میں عقیدہ امامیت کا درجہ اوراس کی عظمت واہمیت

(خمینی کی تحریرات کے مطابق)

☆ کائنات کے ذرہ ذرہ پر ائمہ کی تکوینی حکومت ہے۔(الکومتہ الاسلامیہ ص ۵۲) ☆ ائمہ کا مقام ملائکہ مقربین اورانبیاء ومرسلین سے بالاتر ہے۔ص ۵۲ ☆ ائمہ سہواورغفلت سے محفوظ اورمنزہ ہیں۔ص ۹۱ ☆ ائمہ کی تعلیمات قرآنی احکام وتعلیمات ہی کی طرح دائمی اورواجب الاتباع ہیں۔ص ۱۱۳ ☆ توحیدورسالت کی شہادت کے ساتھ بارہ اماموں کی امامت کی شہادت دینا بھی جزو ایمان ہے(تحریرالوسیلہ ج ۶۵)

یہاں یہ واضح رہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی نے شیعیت کی صرف بنیاد ڈالی اورتخم ریزی کی تھی،اس کے بعد شیعیوں کے جو مختلف فرقے اوران کے مذاہب وجود میں آئے وہ عبداللہ سبا کے بلاواسطہ یابالواسطہ فیض یافتہ لوگوں کی تصنیف ہیں۔اثناعشری (بارہ اماموں) مذہب بھی ایسے ہی کچھ لوگوں کی تصنیف ہے۔

مذہب شیعہ کے ترجمان اعظم علامہ باقرمجلسی کا قول ہے"امامت بالاتر از مرتبہ پیغمبری" (حیات القلوب ج ۲ ص) یعنی امامت کا درجہ پیغمبر سے بالاتر ہے۔اس لئے عقیدہ امامت کو تسلیم کرنے کا لازمی نتیجہ دواوردوچار کی طرح یہ نکلتا ہے کہ نبوت ختم نہیں ہوئی بلکہ ترقی کے ساتھ امامت کے عنوان سے جاری ہے۔

مسئلہ امامت کے متعلق کتب شیعہ کی روایات اورائمہ معصومین کے ارشادات

☆ مخلوق پر اللہ کی حجت امام کے بغیر قائم نہیں ہوتی (اصول کافی ص ۱۰۳) ☆ امام کے بغیر یہ دنیا قائم نہیں رہ سکتی (اصول کافی ص ۱۰۴) ☆ اماموں کو پہچاننا اور ماننا شرط ایمان ہے(اصول کافی ص ۱۰۵) ☆ امامت اوراماموں پر ایمان لانے کا اوراس کی تبلیغ کا حکم سب رسولوں پر جس منزل من اللہ نور پر ایمان لانے کا حکم قرآن میں دیا گیا۔اس سے مراد ائمہ ہیں (اصول کافی ص ۱۱۷) ☆ اماموں کی اطاعت فرض ہے(اصول کافی ۱۰۹) ☆ ائمہ کی اطاعت رسولوں ہی کی طرح فرض ہے(اصول کافی ۱۱۰) ☆ ائمہ کو اختیار حاصل ہے جس چیز کو چاہیں حلال یا حرام قراردیں (اصول کافی ۲۷۸) ☆ ائمہ انبیاء علیہ السلام کی طرح معصوم ہوتے ہیں (اصول کافی ص ۱۲۱'۱۲۲) ☆ ائمہ معصومین کو"امام" ماننے والے (شیعہ) اگر ظالم اورفاسق وفاجر بھی ہیں تو جنتی ہیں اوران کے علاوہ مسلمان اگر متقی پرہیزگار بھی ہیں تو دوزخی ہیں (اصول کافی ص ۲۳۸) ☆ ائمہ کا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابراورساری مخلوق اوردوسرے تمام انبیاء علیہ السلام سے بھی برتر اور بالاتر ہے۔(اصول کافی کتاب الحجۃ) ☆ امیرالمومنین (حضرت علی) کا ارشاد ہے کہ تمام فرشتوں اورتمام پیغمبروں نے میرے لئے اس طرح اقرار کیا جس طرح محمدؐ کے لئے کیا تھا۔اور میں ہی لوگوں کو جنت اوردوزخ میں بھیجنے والا ہوں۔(اصول کافی ص ۱۱۷) ☆ ائمہ کو ما کان وما یکون کا علم

ہوتا ہے اور کوئی چیز بھی ان کی نگاہ سے اوجھل نہیں ہوتی۔(اصول کافی ص ۱۶۰) ☆ ائمہ قیامت کے دن اپنے زمانے کے لوگوں کے بارے میں شہادت دیں گے۔(اصول کافی ص ۱۱۳) ☆ انبیاء سابقین پر نازل ہونے والی تمام کتابیں تورات' انجیل' زبور وغیرہ ائمہ کے پاس ہوتی ہیں اور وہ ان کو اصل زبانوں میں پڑھتے ہیں۔(اصول کافی ص ۱۳۷۔۱۴۷) ☆ ائمہ کے لئے کلامِ ربانی کے علاوہ علم کے دوسرے عجیب وغریب ذرائع ہیں مثلاً ''مصحف فاطمہ'' جو (بقول امام جعفر صادق) تمہارے اس قرآن سے تین گناہ ہے اور اللہ کی قسم اس میں تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔'' (اصول کافی ص ۱۴۶) ☆ ائمہ پر بھی

بندوں کے دن رات کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔(اصول کافی ص ۱۳۴) ☆ ائمہ کے پاس فرشتوں کی آمدورفت رہتی ہے۔(اصول کافی ص ۱۲۵) ☆ ہر شب جمعہ میں ائمہ کو معراج ہوتی ہے وہ عرش تک پہنچائے جاتے ہیں اور وہاں ان کو بے شمار نئے علوم عطاء ہوتے ہیں۔(اصول کافی ص ۱۵۵) ☆ ائمہ کو وہ سب علوم حاصل ہوتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں اور نبیوں' رسولوں کو عطا ہوئے ہیں۔ اور اس کے علاوہ بہت سے ایسے علوم بھی جو نبیوں اور فرشتوں کو بھی عطا نہیں ہوئے۔(اصول کافی ص ۱۵۶) ☆ ائمہ پر ہر سال کی شب قدر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب نازل ہوتی ہے جس کو فرشتے اور الروح لے کر آتے ہیں۔(اصول کافی ص ۱۵۳) ☆ ائمہ اپنی موت کا وقت بھی جانتے ہیں اور ان کی موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے۔(اصول کافی ص ۱۵۸) ☆ ائمہ کے پاس انبیاء سابقین کے معجزات بھی تھے۔(اصول کافی ص ۱۴۲) ☆ ائمہ دنیا اور آخرت کے مالک ہیں وہ جس کو چاہیں دے دیں اور بخش دیں (اصول کافی ص ۲۵۹) ☆

ائمہ اور امامت کے بارے میں شیعیوں کی مستند ترین کتاب ''الجامع الکافی'' سے جو کچھ اوپر نقل کیا گیا ہے وہ یہ جاننے اور سمجھنے کے لئے کافی ہے کہ شیعہ مذہب کی رو سے ائمہ (بارہ اماموں) کو انبیاء علیہم السلام کے تمام خصائص وکمالات اور معجزات حاصل تھے اور ان کا درجہ تمام انبیاء سابقین سے بھی برتر وبالا ہے اور خاتم الانبیاء سیدنا محمد ﷺ کے بالکل برابر ہے۔۔۔ اور اس سے بھی آگے یہ کہ وہ صفات الوہیت کے بھی حامل ہیں۔ ان کی شان یہ ہے کہ وہ عالم ما کان وما یکون ہیں' کوئی چیز ان سے مخفی اور ان کے لئے غیب نہیں اور یہ کہ ان کے بارے میں غفلت اور سہو ونسیان کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور کائنات کے ذرہ ذرہ پر ان کی تکوینی حکومت ہے یعنی ان کو کن فیکونی اقتدار حاصل ہے اور وہ دنیا وآخرت کے مالک ہیں جس کو چاہیں دیں اور جس کو چاہیں محروم رکھیں گویا وہ خداوندی صفات واختیارات کے حامل ہیں!

اب بھی اگر علمائے اہل سنت شیعوں کے ان کفریہ عقائد کو جاننے کے بعد بھی ان کی تکفیر نہ کریں تو وہ ایک بہت بڑے جرم کے مرتکب ہوں گے۔

کتمان اور تقیہ

مذہب شیعہ کی اصولی تعلیمات میں کتمان اور تقیہ بھی ہیں یہ دونوں بھی عقیدہ امامت کے لوازم ونتائج میں سے ہیں۔ اس لئے یہ شیعہ مذہب کی خصوصیات میں سے ہیں۔ عبداللہ بن سبا کے فیض یافتہ کوفہ کے لوگوں نے امام باقر اور امام جعفر صادق کے زمانہ میں اثنا عشری مذہب کی جب بنیاد ڈالی تو انہوں نے اس ناقابل تردید حقیقت اور شہادت کی زد سے عقیدہ امامت اور شیعہ مذہب کو بچانے کے لیے یہ دو عقیدے ایجاد کئے۔

کتمان اور تقیہ کے بارے میں ائمہ معصومین کا ارشاد اور عمل

(۱) امام جعفر صادق نے فرمایا کہ اے سلمان' تم ایسے دین پر ہو کہ جو شخص اس کو چھپائے گا اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزت عطا ہوگی اور جو اسکو ظاہر اور شائع کرے گا اللہ اسکو ذلیل ورسوا کرے گا۔(اصول کافی ۴۸۵)

ابو عمیر اعجمی راوی ہیں کہ امام جعفر صادق نے مجھ سے فرمایا ''اے ابو عمیر! دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں ہیں اور جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔'' (اصول کافی ۴۸۲)

خلاصہ یہ کہ تقیہ کی وجہ سے شیعوں کی بات پر اعتماد ناممکن ہے اس لئے شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ شیعہ کی توبہ بھی ناقابل قبول ہے کیونکہ کیا پتہ اپنے

اصول تقیہ کی روسے دھوکہ بازی سے کام لے رہا ہو!

قرآن مجید میں تحریف اور کمی بیشی

یہ عقیدہ بھی اسی عقیدہ امامت کے لازمی نتائج میں سے ہے جو مذہب شیعہ کی اساس و بنیاد ہے۔۔۔ ہمارے زمانہ کے عام شیعہ علماء اس سے انکار کرتے ہیں کہ وہ قرآن پاک میں تحریف اور کمی بیشی کے قائل ہیں۔ مگر یہ انکار دروغ گوئی پر مبنی ہے کیونکہ ائمہ معصومین کی ان بے شمار روایات کی موجودگی میں جو مذہب

شیعہ کی مستند ترین کتابوں میں روایت کی گئی ہیں اور جو قطعیت کے ساتھ یہ ثابت کرتی ہیں کہ قرآن پاک میں تحریف اور کمی بیشی ہوئی ہے لہذا کسی شیعہ عالم کے لئے انکار کی گنجائش باقی نہیں رہتی ہاں تقیہ کی بنیاد پر انکار کیا جاسکتا ہے۔ اور تقیہ ان لوگوں کا (شیعوں کا) شعار اور اوڑھنا بچھونا ہے۔

(۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جو جبرئیل علیہ السلام محمد ﷺ پر لے کر نازل ہوئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں (اصول کافی ۶۷۱)

تو اس روایت کے مطابق قرآن کا تقریباً دو تہائی حصہ غائب کر دیا گیا کیونکہ موجودہ قرآن میں ۶۶۶۶ آیات ہیں۔ اور باقی ماندہ ایک تہائی قرآن میں (شیعی روایات کے مطابق) تورات و انجیل ہی کی طرح تحریف ہوئی ہے۔ (فصل الخطاب ص ۷۰)

اس موقع پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ایک بڑے شیعہ عالم اور مجتہد علامہ نوری طبرسی نے قرآن کے محرف ہونے کے ثبوت میں مندرجہ بالا ضخیم کتاب (فصل الخطاب) تصنیف کی جس میں عقلی اور نقلی دلائل سے یہ ثابت کرنے کی بسیار کوشش کی ہے کہ موجودہ قرآن محرف ہے اور لکھا ہے کہ ہمارے ائمہ معصومین کی دو ہزار سے زیادہ روایتیں ہیں جو یہ بتاتیں ہیں کہ موجودہ قرآن میں تحریف ہوئی اور ہر طرح کی تحریف ہوئی اور ہمارے عام علمائے متقدمین کا یہی عقیدہ رہا ہے۔

(۲) اصلی قرآن وہ تھا جو حضرت علی نے مرتب فرمایا تھا۔ وہ امام غائب کے پاس ہے۔ اور موجودہ قرآن سے مختلف ہے۔ (اصول کافی ۱۳۹)

(۳) قرآن میں "پنجتن پاک" اور تمام ائمہ کے نام تھے وہ نکال دیئے گئے اور تحریف کی گئی۔ (اصول کافی ۶۲۳)

واقعہ یہ ہے کہ "الجامع الکافی" نے شیعوں کے لیے عقیدہ تحریف قرآن سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی ہے۔ متقدمین علماء شیعہ سب ہی تحریف قرآن کے قائل اور مدعی ہیں۔ صرف چار وہ ہیں جنھوں نے تحریف سے انکار کیا ہے۔ اس لئے قیاس یہی ہے کہ ان چار حضرات نے تحریف سے انکار تقیہ ہی کی بنیاد پر کیا ہو۔ واللہ اعلم۔

جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ قرآن میں تحریف اور کمی بیشی کا عقیدہ مذہب شیعہ کی اساس و بنیاد اور عقیدہ امامت کے لوازم میں سے ہے۔۔۔ اس کے علاوہ اس عقیدہ کی تصنیف کا ایک خاص محرک اور مقصد یہ بھی ہے کہ حضرات شیعین (ابوبکرؓ و عمرؓ) و ذوالنورین (عثمانؓ) کو غصب خلافت اور غصب فدک وغیرہ جرائم کے علاوہ کتاب اللہ کی تحریف کا بھی مجرم ثابت کیا جائے جو یقیناً شدید ترین جرم اور بدترین کفر ہے۔

معتبر شیعہ کتب کی رو سے (معاذ اللہ) عام صحابہ کرام خاص کر خلفائے ثلاثہ کافر و مرتد و رسول کے غدار، جہنمی اور لعنتی ہیں:

(۱) حضرت علی کی ولایت و امامت نہ ماننے کی وجہ سے خلفائے ثلاثہ اور عام صحابہ کرام قطعی کافر و مرتد ہوگئے (معاذ اللہ)۔ (اصول کافی ۳۷۵)

(۲) ایمان کے معنی امیر المومنین علیؑ کفر کا مطلب ابوبکرؓ فسق سے مراد عمر اور عصیان سے عثمان (معاذ اللہ) (اصول کافی ۲۶۹)

(۳) امیر المومنین (علیؓ) کی امامت نہ ماننے والے جہنمی ہیں (اصول کافی ص ۲۷۰)

(۴) جس طرح نبی اللہ تعالیٰ کے طرف سے نامزد ہوتے ہیں اسی طرح امیر المومنین (علیؓ) سے لے کر بارہ امام قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد ہیں۔ (اصول کافی ص ۱۷۰)

(۵) ہر امام کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سر بمہر لفافہ رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا تھا جس میں امام کے لئے خاص ہدایات تھیں۔ وہ ہر امام کو سر بمہر ہی ملتا رہا۔ (اصول کافی ص ۱۷۱، ۱۷۲)

(۶) حضرت علی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں ایک دن ان کا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرادی۔ آپؐ نے ابوبکر کو علی اور ان کی اولاد میں سے گیارہ اماموں پر ایمان لانے کی اور خلافت کے بارے میں جو کچھ کہا اس سے توبہ کرنے کی ہدایت فرمائی (اصول کافی ۳۴۸)

(۷) ابوبکر کی بیعت سب سے پہلے ابلیس نے کی تھی (فروع کافی ۳۷۰ کتاب الروضہ ص ۱۵۹۔۱۶۰)

(۸) تین کے سوا تمام صحابہ مرتد ہوگئے (فروع کافی، کتاب الروضہ ص ۱۱۵)

عقیدہ رجعت

شیعہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں غلطی واقع ہو سکتی ہے بلکہ ہوتی رہتی ہے وہ اسے بدا کہتے ہیں اور عقیدہ بدا سے بڑھ کر ان کے مذہب میں اور کوئی عبادت نہیں (اصول کافی ص ۸۴) امام رضا نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو حرمت شراب اور بدا ماننے کا حکم دے کر بھیجا ہے (اصول کافی ۸۶) سبحانک ھنا بھتان عظیم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر غلطی اور بھول چوک سے پاک ہے۔

عقیدہ رجعت

رجعت کا عقیدہ بھی شیعوں کے مخصوص عقائد میں سے ہے اور یہ عقیدہ بھی عقیدہ امامت ہی کا شاخسانہ ہے۔

جمہور امت مسلمہ کا عقیدہ ہے۔ اور یہی قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات نے بتلایا ہے کہ مرنے کے بعد تمام بنی آدم، مومن و کافر اور صالح و فاسق و فاجر قیامت ہی میں زندہ کئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جزا و سزا اور ثواب و عذاب کا فیصلہ ہوگا۔ لیکن شیعوں کے نزدیک قیامت سے پہلے امام غائب یعنی امام مہدی کے ظہور پر بھی ایک قیامت قائم ہوگی۔ اور اس میں سزا اور عذاب دینے والے خود امام مہدی ہوں گے۔ اس طرح وہ خداوندی صفت ''عزیز ذو انتقام'' کے بھی حامل ہوں گے۔

شیعوں کے بارھویں امام مہدی جب ظاہر ہوں گے تو

(۱) رسول خدا امام مہدی کی بیعت کریں گے۔ (حق الیقین ص ۱۳۹ از علامہ باقر مجلسی)

(۲) حضرت عائشہ کو زندہ کر کے سزا دیں گے اور فاطمہ کا انتقام ان سے لیں گے۔ (حق الیقین ص ۱۴۵)

(۳) حضرت ابوبکر و عمر کو قبروں سے نکالیں گے اور زندہ کر کے ہزاروں بار سولی پر چڑھائیں گے۔ (حق الیقین ص ۱۴۵)

(۴) کافروں سے پہلے سینوں اور خاص کر ان کے عالموں سے کاروائی شروع کریں گے اور ان سب کو قتل کر کے نیست و نابود کردیں گے۔(حق الیقین ج۲ص ۵۲۷)

''حق الیقین'' فارسی زبان میں علامہ باقر مجلسی کی خاصی ضخیم کتاب ہے۔اور خمینی نے اپنی کتاب ''کشف الاسرار'' ص ۱۲۱ پر مجلسی کی عام فارسی تصانیف کی تعریف کرتے ہوئے ان کے مطالعہ کا مشورہ دیا ہے۔اسی ''حق الیقین'' میں ہے کہ کربلا کعبہ سے افضل اور برتر ہے(ص ۱۴۵) علامہ باقر مجلسی نے اپنی ایک دوسری کتاب ''حیات القوب'' ص ۸۷۰ میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بیان میں لکھا ہے۔کہ عائشہ اور حفصہ نے آنحضرت کو زہر دے کر شہید کیا تھا۔'' (معاذ اللہ) اسی طرح ان کی روایات کے مطابق فاروق اعظم کا یوم شہادت (شیعوں کے ہاں) سب سے بڑی عید ہے (زاد المعاد ص ۴۳۳ تا ۴۲۶ از علامہ باقر مجلسی)

متعہ کیا ہے؟ متعہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مرد کسی بھی بے شوہر والی غیر محرم عورت سے' وقت کے تعین کے ساتھ مقررہ اجرت پر متعہ کے عنوان سے معاملہ طے کرے تو اس وقت کے اندر اندر یہ دونوں مباشرت اور ہم بستری کر سکتے ہیں۔اس میں شاہد' گواہ' قاضی' وکیل کی اور اعلان کی' بلکہ کسی تیسرے آدمی کے باخبر ہونے کی بھی ضرورت نہیں۔چوری چھپے بھی یہ سب کچھ ہوسکتا ہے (اور معلوم ہوا ہے کہ زیادہ تر ایسا ہی ہوتا ہے۔واللہ اعلم)
خمینی نے اپنی فقہ کی کتاب ''تحریر الوسیلہ'' میں لکھا ہے کہ متعہ جسم فروشی کا پیشہ کرنے والی بازاری عورت سے بھی کیا جا سکتا ہے اور وہ صرف گھنٹہ' دو گھنٹے کے لئے بھی ہوسکتا ہے۔شیعوں کے ہاں متعہ صرف جائز اور حلال ہی نہیں ہے بلکہ نماز' روزہ' اور حج سے بھی افضل عبادت ہے۔(تفسیر منہج الصادقین ج ۱ ص ۲۵۶)

علامہ باقر مجلسی نے متعہ کے موضوع پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس میں متعہ کی فضیلت کے بارے میں ایک یہ روایت بھی نقل کی ہے۔''جس نے زن مومنہ سے متعہ کیا۔گویا اس نے ستر مرتبہ خانہ کعبہ کی زیارت کی (عجالہ حسنہ ص ۱۶) **فاعتبرو یااولی الابصارہ**

انتباہ:۔کیا مذکورہ بالا عقائد کے کفر ہونے میں کسی کو شک و شبہ کی گنجائش ہے؟ اب بھی جو عاماً شیعوں کی تکفیر میں توقف کریں وہ عنداللہ مجرم ہوں گے۔وما علینا الا البلاغ۔

نوٹ: اس تحریری کاوش کا مقصد اہل سنت میں سے ان لوگوں کو خاص کر ان اہل علم اور دانشور حضرات کو جو شیعیت سے ناواقف ہیں۔شیعی عقائد و نظریات اور ان کی بنیاد ان کے ''ائمہ معصومین'' کی روایات سے واقف کرانا ہے تاکہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کر سکیں اور کفر کے گمراہ کن پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆شیعہ کو مسلمان کہنا خود اسلام کی نفی ہے☆

شیعہ سنی کا اصولی تقابل ملاحظہ ہو!

(۱) مسلمانوں کا کلمہ: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔۔۔اور۔۔۔شیعوں کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خمینی حجۃ اللہ (وحدت اسلامی سالنامہ ۱۹۸۴ء)

گویا مسلمانوں کا کلمہ جدا۔۔۔اور۔۔۔شیعوں کا کلمہ جدا (شیعوں کا کلمہ دین اسلام کی نفی کرتا ہے)

(۲) مسلمانوں کی اذان جدا۔۔اور۔۔۔شیعوں کی اذان جدا (شیعوں کی اذان خلفائے ثلاثہ پر کھلم کھلا تبرا ہے)

(۳) مسلمانوں کا قرآن جدا۔۔اور۔۔۔شیعوں کی معتبر کتاب ''اصول کافی'' کے مطابق موجودہ قرآن تحریف شدہ اور اصل قرآن امام غائب

(مہدی) کے پاس ہے۔

(۴) مسلمانوں کی نماز جدا۔۔۔اور شیعوں کی نماز جدا۔(مسلمان نماز پنجگانہ کے قائل ہیں جب کہ شیعہ صرف تین نمازیں پڑھتے ہیں)

(۵) مسلمانوں کا نظام زکوۃ جدا۔۔۔اور۔۔۔شیعوں کا نظام زکوۃ جدا (شیعہ موجودہ نظام زکوۃ کے منکر اور مخالف ہیں)

(۶) مسلمانوں کے حج کا رکن اعظم، عرفات کی حاضری (وقوف) ہے۔۔۔اور شیعوں کے حج کا رکن اعظم مزدلفہ کی حاضری (وقوف) ہے۔ ویسے بھی شیعہ حج کے قائل نہیں اور صرف خمینی کے ایما پر حجاز میں حج کے بہانہ تخریب کاری کے لئے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ شیعہ کی معتبر کتب کے مطابق کربلا کعبۃ اللہ سے افضل ہے۔

(۷) مسلمانوں کے ہاں متعہ زنا کا دوسرا نام ہے۔۔۔اور۔۔۔شیعوں کے ہاں متعہ کرنے والا جنت میں حضرت حسینؓ کے برابر ہوگا۔

(۸) مسلمانوں کے ہاں جھوٹ، منافقت اور دھوکہ دہی سب سے بڑا جرم ہے۔۔۔اور شیعوں کے ہاں تقیہ کے نام سے یہ سب چیزیں نہ صرف جائز ہیں بلکہ فرض اور واجب ہیں اور ان کے مذہب کے نوے فیصد حصہ ہیں۔

(۹) مسلمانوں کے نزدیک چاروں خلفائے راشدینؓ برحق ہیں۔۔۔اور۔۔۔شیعوں کے نزدیک سوائے حضرت علیؓ کے باقی خلفائے راشدینؓ منافق اور غاصب، ظالم اور ایمان سے عاری ہیں۔ نعوذ باللہ۔

(۱۰) مسلمانوں کے نزدیک تمام صحابہ کرامؓ سچے مومن و شیدائی رسول، قابل اتباع اور معیار حق ہیں کیونکہ قرآنی وعدہ کے مطابق اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔۔۔اور۔۔۔شیعوں کے نزدیک نبی کریمؐ کے وصال کے بعد سب صحابہ مرتد ہوگئے سوائے تین کے یعنی مقداد، ابوذر اور سلمان (فروع کافی ج ۳ ص ۱۱۵) شیعہ اصطلاح میں اہل سنت کو ناصبی کہا جاتا ہے۔ شیعوں کا مذہبی قائد ملا باقر مجلسی لکھتا ہے۔"ناصبی ولد الزنا سے بدتر ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتے سے بدتر کسی چیز کو نہیں بنایا لیکن ناصبی خدا کے ہاں کتے سے بھی زیادہ خوار ہے (حق الیقین ج ۲ ص ۵۱۶)

(۱۱) مسلمانوں کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج تمام خواتین سے افضل اور انتہائی قابل احترام ہیں۔۔۔اور۔۔۔شیعوں کے نزدیک ازواج مطہرات نا قابل احترام ہیں بلکہ بعض منافقہ ہیں۔ (نعوذ باللہ) شیعہ عقیدے کے مطابق جب ان کا بارھواں امام مہدی ظاہر ہوگا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو زندہ کر کے ان پر حد لگائے گا۔ (نعوذ باللہ)۔ (حق الیقین ج ۲ ص ۳۶۱)

(۱۲) مسلمانوں کا وضو جدا اور قبلہ جدا۔۔۔اور۔۔۔شیعوں کا وضو اور سجدہ جدا (شیعوں کا وضو پاؤں سے شروع اور سجدہ کربلائی مٹی پر ہوتا ہے)۔ شیعوں کی قبلہ سمت بھی قدرے مختلف ہے۔

(۱۳) مسلمانوں کی غسل میت جدا۔۔۔اور۔۔۔شیعوں کا غسل میت جدا۔

(۱۴) مسلمانوں کی صیام رمضان کی سحری اور افطاری جدا۔۔۔اور۔۔۔شیعوں کا وقت سحر و افطار جدا۔

(۱۵) مسلمانوں کے نکاح، طلاق اور وراثت کا نظام جدا۔۔۔اور۔۔۔شیعوں کے نکاح، طلاق اور وراثت کا نظام جدا۔

(۱۶) مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ جل جلالہ تمام کائنات کا مالک و خالق اور عالم الغیب ہے۔۔۔اور۔۔۔شیعہ اس کے منکر ہیں اور قائل ہیں کہ امام کو ماضی اور مستقبل کا پورا پورا علم ہوتا ہے اور دنیا کی کوئی چیز امام سے مخفی نہیں (اصول کافی) شیعہ مذہب میں عقیدہ بدا کی رو سے خدا کے جاہل ہونے کا اقرار لازم آتا ہے۔

(۱۷) مسلمانوں کے نزدیک عقیدہ ختم نبوت، جزو ایمان ہے۔۔۔اور۔۔۔شیعہ ختم نبوت کے منکر اور اجرائے نبوت کے قائل ہیں، اور ان کے نزدیک ان کے بارہ امام سابق انبیاء سے افضل اور رسول اللہ ﷺ کے برابر ہیں۔

(۱۸) مسلمانوں کا نعرہ اللہ اکبر اور تکیہ کلام یا اللہ مدد ہے۔۔۔اور شیعوں کا نعرہ حیدری اور تکیہ کلام "یا علی مدد" جو کہ سراسر شرک ہے۔

(۱۹) مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ توحید ہے۔۔۔اور۔۔۔شیعوں کا بنیادی عقیدہ امامت ہے جو کہ کھلم کھلا کفر ہے۔

(۲۰) مسلمانوں کی فقہ حنفی قرآن اور سنت سے ماخوذ ہے۔۔۔اور۔۔۔شیعوں کی فقہ جعفریہ قرآن وسنت کے قطعاً مخالف ہے۔تقیہ(جھوٹ)متعہ (زنا)اور تبرا(خلفائے ثلاثہ امہات المومنین اور صحابہ کرام پر لعن طعن)اس کے اہم جزو ہیں اور متعہ وہ لذت آفرین عبادت ہے کہ چار دفعہ متعہ کرنے سے رسول اللہ ﷺ کا درجہ مل جاتا ہے۔(نعوذ باللہ)

(۲۱) مسلمانوں کا نصب العین حضرت محمد ﷺ اور اصحاب محمد رضی اللہ عنہم کے طرز کی قرآنی حکومت کا قیام۔۔۔اور شیعوں کا نصب العین یہودی حکومت کا قیام ہے۔

ایران کی اسرائیل کے ساتھ خفیہ دوستی اور عربوں کے خلاف پروپیگنڈہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

الغرض شیعہ عقائد ونظریات میں اسلام کی کوئی جھلک نظر نہیں آتی سوائے اشتراک اسمی یعنی نام وہی ہیں: خدا۔رسول، قیامت، کلمہ۔اذان۔نماز۔زکوۃ وغیرہ مگر ان ناموں کے اندر جو چیز ہے وہ بالکل الٹ ہے جو اسلام نے ان ناموں کے ساتھ وابستہ کی ہیں۔مختصر یہ کہ جب قرآن مجید کے صحیح ہونے پر ایمان ہی نہیں تو پھر اسلام کہاں اور مسلمان کیسے؟

خلاصہ یہ کہ ملت اسلامیہ جدا اور ملت ابن سبا جدا

لہذا شیعہ سنی اتحاد خلاف شرع ہے کیونکہ

امت مسلمہ کے بارے میں شیعہ عقیدہ ہے کہ تمام مسلمان کنجریوں کی اولاد ہیں (فروع کافی' کتاب الروضہ ص ۱۳۵) خمینی کا مخدوم، ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ ''جب ہمارا امام ظاہر ہوگا تو کفار سے پہلے اہل سنت اور ان کے علماء کو قتل کرے گا'' (حق الیقین ج ۲ ص ۵۲۷)

حاصل کلام: اس تقابلی مقابلہ سے بالکل واضح ہے کہ مسلمانوں اور شیعوں میں کوئی بھی قدر مشترک نہیں بلکہ شیعوں کے کفریات قادیانیوں سے کہیں زیادہ ہیں۔جب قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے کی وجہ سے اسلام سے خارج اور غیر مسلم ہیں تو شیعہ کیونکر کافر نہ ہوں گے جب کہ وہ اپنے بارہ اماموں کو خدا کی طرف سے مامور، واجب الاطاعت اور خطا سے پاک مانتے ہیں۔خمینی نے اپنی کتاب ''اتحاد و یک جہتی'' جو کہ خانہ فرہنگ ایران کی طرف سے طبع ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مشن میں ناکام قرار دیا ہے۔(نعوذ باللہ)

اسلام کی بنیاد قرآن وسنت پر ہے جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہو کہ قرآن محرف ہے اور سنت ناقابل اعتبار کیونکہ حدیث کے راوی یعنی صحابہ ان کے نزدیک منافق ومرتد تھے ان کو مسلمان کس طرح تصور کیا جا سکتا ہے؟ لہذا ''شیعہ وسنی بھائی بھائی'' کا نعرہ ایک ایسا جھوٹ اور فراڈ ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی جھوٹ اور فراڈ نہیں ہوسکتا! اب بھی جو لوگ ناواقفیت کی وجہ سے ایرانی انقلاب کو اسلامی انقلاب اور خمینی کو اس دور کا ''امام المسلمین'' اور امت مسلمہ کا نجات دہندہ سمجھ رہے ہیں اور عام مسلمانوں کو یہی باور کرانے کی کوشش میں سرگرم ہیں وہ سراسر فریب اور گمراہی میں مبتلا ہیں۔وما علینا الا البلاغ۔

نوٹ: امام ابوحنیفہؒ اکثر کہا کرتے تھے کہ جو شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ خود کفر کا مرتکب ہے (بحوالہ ''سراب فی ایران'' از ڈاکٹر احمد الافغانی ص ۴۲)

اہل سنت کی ذمہ داری

شیعیت دراصل اسلام کے خلاف کفر کی ایک خفیہ سازش ہے اور یہ وہ کفر ہے جس پر اسلام کا لیبل لگا کر مخلوق خدا کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔

لہذا گھر گھر شیعیت کو بے نقاب کرنے کا عزم کیجئے کیونکہ شیعیت پاکستان اور عالم اسلام کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ براہ مہربانی اپنی تمام توانائیوں اور وسائل کو بروئے کار لا کر امت مسلمہ کو اس گمراہی سے بچائیں۔اس فریضہ کی ادائیگی میں تاخیر نہ کیجئے۔ جزاک اللہ

واضح رہے کہ ہمارے قدیم بنیادی تاریخی ماخذ جو کہ ۳۵ ہیں ان میں سے ۳۰ شیعوں کے مرتب کردہ ہیں۔ ظاہر ہے کہ انہوں نے ہماری تاریخ کو مسخ کرنے کی حتی المقدور کوشش کی ہوگی اور یہ حقیقت ہے کہ شیعہ مذہب کی بنیاد صرف صحابہ کرامؓ کی مخالفت پر نہیں رکھی گئی بلکہ خاندان نبوتؐ کی توہین کرنا شیعیت کا بنیادی مقصد ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مسلمان کہلانے والے تحفظ ناموس رسالتؐ سے منہ موڑ چکے ہیں ورنہ کسی بدفطرت کی کیا مجال جو پاکستان کی پارلیمنٹ میں ناموس صحابہؓ واہل بیتؓ بل کی مخالفت کرے۔ وما علینا الا البلاغ۔

شیعی فتنہ کی سرکوبی کے سلسلہ میں

اہل سنت کے اہم مطالبات

(۱) حکومت پاکستان فوری طور پر شرعی کے تحت شیعوں وقادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کے خلاف فوری کاروائی کر کے شریعت محمدیؐ کے تحفظ کا آئینی فریضہ سرانجام دے۔

(۲) پاکستان میں شیعہ آبادی صرف پونے دو فیصد ہے مگر وہ بیش چالیس فیصد سول وملٹری کی کلیدی آسامیوں پر شیعہ مسلط ہیں۔ جس سے اہل سنت کے حقوق کی شدید حق تلفی ہو رہی ہے۔ حکومت بطور غیر مسلم اقلیت کے قادیانیوں اور شیعوں کا ملازمتوں میں کوٹہ مقرر کرے۔ تا کہ اہل سنت کے جائز حقوق کا تحفظ ہو سکے۔

(۳) پاکستان میں چونکہ اکثریت سنی حنفی ہے لہذا بلا تاخیر پاکستان کو سنی اسٹیٹ قرار دیا جائے اور فقہ حنفی کو رائج کیا جائے۔ فقہ حنفی کا نفاذ قرآن وسنت کا نفاذ ہے کیونکہ فقہ حنفی قرآن وسنت ہی کے صریحی اور استنباطی احکام کا مجموعہ ہے۔

(۴) شہدائے کربلا کی طرح خلفائے راشدین کے ایام کو بھی سرکاری طور پر منایا جائے اور ان ایام میں اجتماعات کی خاطر سرکاری تعطیل کا اعلان کیا جائے (یعنی وصال سیدنا ابوبکرؓ ۲۲ جمادی الثانی، شہادت سیدنا عمرؓ یکم محرم، شہادت سیدنا عثمانؓ ۱۸ ذی الحج اور شہادت سیدنا علیؓ ۲۱ رمضان۔ حضرت حسینؓ کی شہادت مورخہ ۱۰ محرم کے ساتھ سیدنا حسنؓ کا یوم شہادت بھی منایا جائے تا کہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ کی عظمت ومحبت مسلمانوں کے دلوں میں رچ وبس جائے کہ یہی احیائے اسلام کا منبع ہیں۔

(۵) ناموس صحابہؓ واہل بیتؓ کا بل منظور کیا جائے تا کہ فرقہ واریت کا قلع قمع ہو۔